وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر

مولانا محمد امیر بندیالوی سرگودھا کی راہ فرار

اور

حضرت مولانا احمد سعید جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کی

کامیاب فتح

شائع کردہ:

جناب حافظ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ
مسلم بازار سرگودھا

مسئلہ حیات النبیؐ

پر

مولانا محمد امیر بندیالی خطیب مسجد بلاک ۱۸ سرگودھا کی راہِ فرار

اور

حضرت مولانا احمد سعید صاحب استاذ حدیث جامعہ عربیہ سراج العلوم

کی کامیاب فتح

شہر سرگودھا میں

مولانا محمد امیر بندیالی، مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی

قاضی شمس الدین گوجرانوالوی اور مولانا غلام اللہ خان کی عبرتناک شکست

شائع کردہ ــــ حافظ محمد صادق ؒ خالد بوٹ ہاؤس مسلم بازار سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

حافظ محمد صادق صاحب

جمعہ ۲۷؍اپریل ۱۹۶۲ء کو اشاعۃ التوحید والسنہ کے رہنما حضرت مولانا محمد امیر بندیالوی نے سرگودھا بلاک نمبر ۱۸ کی مسجد میں حیات النبی ﷺ کے حضرات کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جس کو حضرت مولانا مفتی احمد سعید جامعہ سراج العلوم بلاک نمبر ۱ سرگودھا نے قبول کر کے تحریراً مطلع کیا کہ ۱۳؍مئی ۱۹۶۲ء کو حسب وعدہ شرائط و تاریخ مناظرہ طے کرنے کے لئے حاضر ہوں گا۔ مولانا محمد امیر بندیالوی نے خط وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مفتی احمد سعید صاحب نے مزید خطوط ارسال کئے، لیکن مولانا محمد امیر بندیالوی نے جواب تو درکنار، مرسلہ خطوط بھی وصول نہ کئے۔ چنانچہ پمفلٹ کی شکل میں وہ خطوط شائع کر دیئے گئے۔ جو اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہیں۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

پچھلے چند سال سے گجرات کے ایک مولوی نے علماء دیوبند کے خلاف مسئلہ حیات النبی ﷺ کی تردید کو اپنی زندگی کا اصل موضوع بنا رکھا ہے، چونکہ اسے علمی یا عملی طور پر کوئی ممتاز مقام حاصل نہ تھا، اس لئے علمائے دیوبند نے اسے لائق توجہ نہ سمجھا۔ مگر اب منکرین حیات ایک ٹولے کی شکل میں منظم ہو کر علمائے دیوبند کے خلاف اپنی جہالت کا زہر گل رہے ہیں۔ اسی ٹولے کے ایک مولوی محمد امیر صاحب بندیالی نے بھی پانچویں سوار کے طور پر ۲۷/اپریل ۱۹۶۲ء کے اپنے خطبہ جمعہ میں سرگودھا کے علمائے دیوبند کو چیلنج دیا۔ چنانچہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب مدرس جامعہ عربیہ سراج العلوم نے اسے منظور کرلیا او ۱۳/مئی ۱۹۶۲ء کی تاریخ شرائط مناظرہ کے لئے طے ہوئی ۱۲/مئی کی شام کو مولانا محمد امیر صاحب نے مولانا احمد سعید صاحب کا خط جس میں وہ مولوی محمد امیر صاحب کو ۱۳/مئی صبح ۹ بجے ان کے ہاں بلاک نمبر ۱۸ میں آنے کی خبر دے رہے تھے، وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس انکار کے چشم دید گواہ موجود ہیں۔ پھر مناظرے پر پابندی کی افواہ مشہور ہوئی، اس پر مولانا احمد سعید صاحب نے مولوی محمد امیر صاحب کو لکھ بھیجا کہ اگر تقریری مناظرے پر پابندی عائد ہوگئی تو پھر وہ تحریری مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس خط کو بھی مولوی محمد امیر نے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

گجراتی مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب اور قاضی شمس الدین صاحب بھی ان کے پاس سرگودھا آئے ہوئے تھے، انہیں بھی مولانا احمد سعید صاحب کا خط وصول کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور مولانا محمد امیر نے خط پڑھ کر وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ اب وہ تمام خط وکتابت ہدیہ ناظرین ہے:

خط اوّل ...... مولانا محمد امیر صاحب بندیالی

ھو المستعان

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولانا مولوی احمد سعید صاحب السلام علیکم!

آپ کا وفد مشتمل بر حاجی محمد ابراہیم صاحب و حاج محمد شریف صاحب مناظرہ کی استدعا لے کر تشریف لائے، جناب ہی کا اسم گرامی پیش کیا۔ چنانچہ ۱۳/مئی ۱۹۶۲ء بروز اتوار مناظرہ و شرائط مناظرہ کا تقرر ہوا۔ بندہ صبح اتوار ۱۳/مئی ۱۹۶۲ء ۹ بجے سے لے کر عصر تک آپ کی انتظار کرے گا۔ بلاک نمبر ۱۸ جامع مسجد میں آپ کی انتظار ہوگی، تشریف لا دیں اور اپنی آمد کی تحریر دیں تا کہ فدوی کو تشفی ہو جائے بغیر تحریر کے کوئی معاملہ معتمد علیہ تصور نہیں ہوگا۔ محمد امیر کان اللہ لہ سرگودھوی، بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا ...... یکم/مئی ۱۹۶۲ء

خط دوم ...... جواب حضرت مولانا احمد سعید صاحب

هو الرشید

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ خاتم الانبیاء ﷺ

حضرت مولانا محمد امیر صاحب السلام علیکم!

گزشتہ جمعہ پر آپ کے چیلنج مناظرہ کو منظور کرتے ہوئے میں نے ایک وفد بھیجا اور اس کے وفد نے آپ کی زبانی شرائط مناظرہ کے لئے مؤرخہ ۱۳ رمئی ۱۹۶۲ء کی تاریخ مقرر کردی جو کہ مجھے منظور ہے۔ میں مورخہ مذکورہ کو جامع مسجد بلاک نمبر ۱۸ میں وقت مقررہ پر حاضر ہو جاؤں گا اور شرائط مناظرہ طے کرنے کی غرض سے مکالمہ ہوگا اور اسی مکالمہ میں تاریخ مناظرہ و دیگر امور ضروریہ بھی طے ہوں گے۔ والسلام! احمد سعید عفی عنہ، از جامع مسجد بلال نمبر ۱ سرگودھا

مورخہ ۲ رمئی ۱۹۶۲ء

خط سوم ...... حضرت مولانا احمد سعید صاحب

(جسے وصول کرنے سے مولوی محمد امیر نے انکار کردیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء

بخدمت مولانا محمد امیر صاحب السلام علیکم!

احقر اپنی سابقہ تحریر مورخہ ۲ رمئی ۱۹۶۲ء کے مطابق صبح ۹ بجے شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے آپ کے پاس جامع مسجد بلاک نمبر ۱۸ میں حاضر ہو رہا ہے۔ آپ مطلع فرمادیں کہ اس مجلس میں آپ کے ساتھ کتنے ساتھی ہوں گے، تاکہ میں بھی اسی تعداد میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ حاضر ہوں۔ میری تجویز یہ ہے کہ فریقین کے سات سات آدمی اس مجلس میں شامل ہوں۔ شرائط اور تاریخ طے ہونے کے بعد جب مناظرہ ہوگا، پھر اس پر سب عوام و خواص مطلع ہوسکیں گے۔ اس مجلس شرائط میں صرف اہل علم حضرات ہی شریک ہوں، تاکہ قواعد وضوابط اچھی طرح طے ہوجائیں۔ احقر آپ کے جواب کا آج عشاء تک منتظر ہوگا۔ احمد سعید عفی عنہ ۱۹۶۲ء

ہم حلفیہ طور پر تصدیق کرتے ہیں کہ تحریر ہذا مولانا محمد امیر صاحب کے سامنے وصول کرنے کے لئے اور وصولی کے دستخط دینے کے لئے پیش کی گئی۔ انہوں نے اسے وصول کرنے سے بھی انکار کردیا اور دستخط بھی نہیں دیئے۔ محمد علی بقلم خود ...... محمد صادق بقلم خود ...... حاجی محمد ابراہیم بقلم خود ...... عزیز الرحمٰن غفرلہ

خط چہارم ...... حضرت مولانا احمد سعید صاحب

(جسے وصول کرنے سے انکار کرکے مولوی محمد امیر نے مناظرے سے راہ فرار اختیار کرلی)

حامداً و مصلیاً مسجلاً

بخدمت مولانا محمد امیر صاحب بندیالی السلام علیکم!

بعض لوگوں کی زبانی یہ افواہ سنی گئی ہے کہ حکومت کی طرف سے تقریری مناظرے پر پابندی لگ رہی

ہے۔ مولانا یہ مسئلہ اب پورے ملک کا مسئلہ بن چکا ہے اور عوام وخواص فریقین کے دلائل پر مطلع ہونے کے بہت خواہاں ہیں اس لئے احقر احمد سعید عرض پرداز ہے کہ اگر اس مناظرے میں کوئی پابندی لگ گئی تو پھر احقاق حق کی یہ کوشش تحریری طور پر جاری رہنی چاہئے اس کا مزید فائدہ یہ ہوگا کہ پورے ملک کے عوام وخواص کو فریقین کے دلائل معلوم کرنے کا موقع بھی مل جائے گا اور فریقین کی تحریریں مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی اور مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی جیسے حضرات کی خدمت میں بھیجی جاسکیں گی۔ الحاصل آں کہ اگر کوئی ایسی پابندی لگی تو آپ تحریری مباحثے سے قطعاً فرار نہ فرمائیں اور اللہ قوم پر رحم کرتے ہوئے تحریری مقابلے میں ضرور آئیں۔ اس صورت میں احقر صبح نو بجے آپ کی پہلی تحریر کا جو آپ کے عقیدے دعوے اور آپ کے دلائل پر مشتمل ہو منتظر ہوگا اور میرا جواب آپ کو ظہر تک موصول ہو جائے گا۔ اب اگر آپ نے اپنے دلائل تحریر کر کے نہ بھیجے تو اسے آپ کا فرار سمجھا جائے گا۔ راقم الحروف چونکہ تدریسی امور میں بہت زیادہ مصروف رہتا ہے، اس لئے اس سلسلہ کی ساری تحریریں عزیزم مولوی محمد صادق خالد بوٹ ہاؤس کے پاس جمع رکھتا ہوں، آپ بھی ان ہی کے پتہ پر اپنا پرچہ ارسال فرمائیں:

احمد سعید عفی عنہ ...... بوقت آٹھ بجے شام

مورخہ ۱۲ رمئی ۱۹۶۲ء

گواہان جن کے سامنے مولانا محمد امیر نے مناظرے سے راہ فرار اختیار کی:

محمد بلال...... محمد حسین...... عبدالغفور...... کریم الدین...... مرزا اکرم بیگ...... چودھری محمد صدیق

حرف آخر

مولانا محمد امیر صاحب بندیالی اور ان کے جملہ اعوان وانصار مثل
مولوی عنایت اللہ اور مولانا غلام اللہ خان صاحبان کو

تقریری مناظرے کا کھلا چیلنج

اے منکرین حیات النبی ﷺ آپ حضرات کسی بھی مقام پر حکومت سے باضابطہ تقریری مناظرے کی اجازت لے کر ہمیں مطلع کردیں ہم اس تقریری مناظرے کے لئے مبادی وشرائط تحریری طور پر طے کرنے کے بعد حضرت مولانا احمد سعید صاحب کو لے کر وہاں حاضر ہو جائیں گے۔ اگر کچھ بھی ہمت ہے تو میدان تحقیق میں اتریں اور اگر تقریری مناظرے کی حکومت کی طرف سے اجازت نہ مل سکے تو پھر تحریری مناظرے کے لئے ہم سے باقاعدہ خط وکتابت کریں عوام کو اس ذہنی الجھن میں آپ حضرات نے کیوں ڈال رکھا ہے۔ تقریری مناظرے کی حکومت اجازت نہیں دیتی اور تحریری سے آپ بھاگ رہے ہیں۔ اگر کچھ بھی جرأت ہے تو یا تقریری مناظرے کی اجازت حاصل کیجئے، یا تحریری مناظرے کے لئے سامنے آیئے۔ حضرت مولانا احمد سعید صاحب کو لانا ہمارے ذمہ ہوگا۔ المکلفان: حاجی محمد ابراہیم لدھیانوی وحافظ محمد صادق خادمان مسلک اکابر دیوبند ساکنان سرگودھا